69769 ـ كيا سابقہ تعلقات كے بارہ ميں خاوند كو بتانا چاہيے

سوال

ميں جوان لڑكى ہوں ميرے ليے ايك ايسے شخص كا رشتہ آيا ہے جس ميں ہر وہ صفت پائى جاتى ہے جو ايك مسلمان لڑكى اپنے شريك حياۃ ميں ديكھنا چاہتى ہے، الحمد للہ ميں نے يہ رشتہ قبول كر ليا اور عقد نكاح بھى كچھ عرصہ قبل ہو چكا ہے.

ميں اس نوجوان ميں خير كے علاوہ كچھ نہيں ديكھتى ليكن مشكل يہ ہے كہ اس نوجوان كے رشتہ آنے سے قبل ميرى سہيلى نے مجھ سے ميرے متعلق دريافت كيا تو ميں نے اسے بتايا تھا كہ ميرے طويل عرصہ تك ايك نوجوان سے تعلقات رہے ہيں، ليكن اب يہ تعلقات ختم ہو چكے ہيں اور ميں نے اللہ سے اس كى توبہ بھى كر لى ہے.

ليكن مجھے كچھ عرصہ قبل ہى معلوم ہوا ہے كہ ميرى اس سہيلى نے اسے يہ سب كچھ بتا ديا ہے، ميں گواہى ديتى ہوں كہ ميں نے اللہ كے ہاں توبہ كر لى ہے، اور صحيح راہ پر واپس آ چكى ہوں، اور اس سے كبھى بات بھى نہيں.

ليكن مجھے جب ميرى سہيلى نے يہ بتايا تو مجھے بہت صدمہ ہوا اور ميں نے اسے ڈانٹا، ليكن سہيلى مجھے كہنے لگى اسے ان تعلقات كے بارہ ميں بتانا ہمارے ليے واجب تھا، اور مجھ پر بھى واجب ہے كہ ميں پورى صراحت كے ساتھ اسے بتاؤں، ميرا سوال يہ ہے كہ:

اگر وہ مجھ سے اس كے متعلق دريافت كرے تو كيا مجھ پر صراحت كرنى ضرورى اور واجب ہے يا كہ ميں معاملہ كو چھپانا چاہيے؟

ميں خوفزدہ ہوں كہ ميرا يہ ماضى ميرى زندگى نہ تباہ كر دے.

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

آپ كى سہيلى نے آپ كے رشتہ كے ليے آنے والے نوجوان كو ان سابقہ تعلقات كا بتا كر غلطى كى ہے جس سے آپ توبہ كر چكى تھيں، اس كا يہ عمل قابل تعريف نہيں اور نہ ہى شريعت كے موافق ہے اور نہ ہى اس ميں كوئى حكمت پائى جاتى ہے، كيونكہ مسلمان شخص كو تو اپنے بھائى كى پردہ پوشى كا حكم ديا گيا ہے كہ اگر كسى كو خفيہ طور پر گناہ كرتے ہوئے ديكھے تو وہ اس كى پردہ پوشى كرے، تو پھر كسى ايسے گناہ كا پردہ فاش كردہ جس سے وہ شخص توبہ كر چكا ہو اس كے بارہ ميں كيا ہوگا ؟!

اور جو كچھ آپ كى سہيلى نے كيا ہے نہ ہى يہ نصيحت و خيرخواہى ميں داخل ہوتا ہے جو شريعت نے واجب كى ہے كہ اگر كوئى كسى سے نكاح كرنا چاہے اور اس كے متعلق كسى سے دريافت كرے تو وہ اس كى خيرخواہى

کرے، کیونکہ یہ تو ان صفات اور اخلاق کے بارہ میں بتانا ہوتا ہے جس کے بارہ میں وہ جانتا ہے اور جس کے بارہ میں اس سے دریافت کیا جا رہا ہے کسی کے لیے بھی جائز نہیں کہ اگر کوئی شخص اپنے ماضی سے توبہ کر چکا ہو تو وہ اس راز کو افشاء کرتا پھرے.

آپ کی کلام سے جو سمجھ آتی ہے وہ یہ ہے کہ آپ کی سہیلی نے آپ کے سابقہ تعلقات کا اس نوجوان کو آپ کا رشتہ طلب کرنے سے قبل بتایا تھا، جو اس بات کی دلیل ہے کہ اس نوجوان نے جب یہ معلوم کر لیا کہ آپ ان تعلقات سے توبہ کر چکی ہے اور اب صحیح راہ پر قائم ہیں تو اس نے آپ کو معذور جانا ہے اور پھر ہی رشتہ قبول کیا.

اس نوجوان نے یہ عمل کر کے بہتر اور اچھا کام کیا کیونکہ ہر ایك انسان میں کوئی نہ کوئی غلطی پائی جاتی ہے جب وہ اس سے توبہ کر چکے تو پھر اسے اس پر کوئی ملامت نہیں کی جا سکتی اور نہ ہی اسے اس کی سزا دی جائیگی.

جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

" توبہ کرنے والا شخص ایسے شخص کی طرح ہے جس کا کوئی گناہ نہ ہو "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (4250) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابن ماجہ میں اسے حسن قرار دیا ہے.

آپ کو چاہیے کہ آپ اپنے خاوند کے ساتھ اس موضوع میں کوئی بات چیت ہی نہ کریں، اور اگر وہ اس بات کو شروع بھی کرے تو تم اسے کہنا کہ یہ ایك شیطانی کی طرف سے تھا اور چلتے ہوئے تعلقات تھے، اور میں اس پر نادم ہوں، اور اللہ سبحانہ و تعالی نے توبہ و استغفار کی توفیق نصیب فرمائی اور توبہ کر چکی ہوں.

آپ جس ماضی سے توبہ کر چکی ہیں اس سے خوفزدہ مت ہوں، کیونکہ آپ استقامت اختیار کر چکی ہیں اور صحیح راہ پر قائم ہیں، اور اللہ سبحانہ و تعالی سے توفیق و ہدایت اور توبہ کی قبولیت کی دعا کرتی رہیں.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور یقیناً میں اس شخص کی توبہ قبول کرنے والا ہوں جو توبہ کرتا اور ایمان لا کر اعمال صالحہ کرتا اور پھر ہدایت کی راہ اختیار کرتا ہے طہ (82).

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" ہر ابن آدم خطاکار ہے، اور سب سے بہتر خطاکار وہ ہے جو توبہ کرنے والا ہے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (2499) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے حسن قرار دیا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ دونوں کو برکت سے نوازے اور آپ دونوں پر برکت نازل فرمائے اور آپ دونوں کو خیر و بھلائی پر جمع فرمائے.

اللہ سبحانہ و تعالی ہی توفیق نصیب کرنے والا ہے.

واللہ اعلم .